

حدیث سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ناتواں شخص کے لیے جس نے زنا کاری کی تھی یہ حکم دیا کہ کھجور کی ڈالی لے کر جس میں سو شاخیں ہوں ایک ہی بار اس کو مار دو اور اس حدیث سے کہ ردی کھجور کے بدل بیج کر پھر روپیہ کے بدل عمدہ کھجور لے لے۔ جو لوگ ناجائز کہتے ہیں وہ اصحاب سبت اور یہود کی حدیث سے کہ چربی ان پر حرام کر دی گئی تھی تو بیج کر اس کی قیمت کھائی اور بخشش کی حدیث لعن اللہ المحلل و المحلل لہ سے دلیل لیتے ہیں اور حنفیہ کے یہاں سبت سے شرعی حیلے منقول ہیں بلکہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان حیلوں میں ایک خاص کتاب لکھی ہے۔ تاہم محققین انصاف پسند حنفی علمائے کرام کہتے ہیں کہ صرف وہی حیلے جائز ہیں جو احقاق حق کے قصد سے کئے جائیں۔ مولانا وحید الزماں مرحوم کہتے ہیں کہ قول محقق اس باب میں یہ ہے کہ ضرورت شرعی سے یا کسی مسلمان کی جان اور عزت بچانے کے لیے حیلہ کرنا درست ہے، لیکن جہاں یہ بات نہ ہو بلکہ صرف اپنا فائدہ کرنا منظور ہو اور دوسرے مسلمان بھائی کا اس سے نقصان ہو تا ہو تو ایسا حیلہ کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ جیسے ایک بخیل کی نقل ہے کہ وہ سال بھر کی زکوٰۃ سبت سے روپے اشرفیاں نکال کر ایک مٹی کے گھڑے میں بھرتا اور اوپر سے اناج وغیرہ ڈال کر ایک فقیر کو دے دیتا پھر وہ گھڑا قیمت دے کر اس فقیر سے خرید لیتا وہ یہ سمجھتا کہ اس میں غلہ ہی غلہ ہے اور غلہ کے نرخ سے تھوڑی سی زائد قیمت پر ان ہی کے ہاتھ بیچ ڈالتا ایسا حیلہ کرنا بلا اتفاق حرام اور ناجائز ہے۔ اس کتاب میں جائز اور ناجائز حیلوں پر بہت سی لطیف اشارات ہیں جن کو بنظر غور و بنظر انصاف مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہم ارنا الحق حقاً آمین

باب حیلے چھوڑنے کا بیان

کیونکہ یہ حدیث ہے کہ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے قسم وغیرہ میں یہ حدیث عبادات اور معاملات سب کو شامل ہے۔ (۶۹۵۳) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے، ان سے علقمہ بن وقاص لیشی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خطبہ میں سنا انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا اے لوگو! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو اسے ہجرت (کا ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت کا مقصد دنیا ہوگی کہ جسے وہ حاصل کر لے یا کوئی عورت ہوگی جس سے وہ شادی کر لے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہو گی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔

۱- باب في ترك الحيل

وَإِنْ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الْإِيمَانِ وَغَيْرِهَا
۶۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا)).

[راجع: ۱]

اس حدیث سے امام بخاری نے حیلوں کے عدم جواز پر دلیل لی ہے کیونکہ حیلہ کرنے والوں کی نیت دوسری ہوتی ہے اس لیے حیلہ ان کے لیے کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔

۲- باب فِي الصَّلَاةِ

باب نماز کے ختم کرنے میں ایک حیلے کا بیان

(۶۹۵۳) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔

۶۹۵۴- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَخَذَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ)).

[راجع: ۱۳۵۰]

اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں اگر آخر قعدہ کر کے آدمی گوز لگائے تو نماز پوری ہو جائے گی گویا یہ نماز پوری کرنے کا حیلہ ہے۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ نماز صحیح نہیں ہوگی کیونکہ سلام پھیرنا بھی نماز کا ایک رکن ہے صحیح حدیث میں آیا ہے کہ تحلیلہا التسليم تو گویا ایسا ہوا کہ نماز کے اندر حدیث ہوا اور ایسی نماز باب کی حدیث کی رو سے صحیح نہیں ہے۔

۳- باب فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ

باب زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان آنحضرت ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ کے ڈر سے جو مال اکٹھا ہو اسے جدا جدا نہ کریں اور جو جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہ کریں۔

بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

(۶۹۵۵) ہم سے محمد بن عبداللہ الانصاری نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے بیان کیا، اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں (زکوٰۃ) کا حکم نامہ لکھ کر بھیجا جو رسول کریم ﷺ نے فرض قرار دیا تھا کہ متفرق صدقہ کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع صدقہ کو متفرق کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے۔

۶۹۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

[راجع: ۱۴۴۸]

اس میں یہ بھی تھا کہ جو مال جدا جدا مالکوں کا ہو وہ اکٹھا نہ کریں اور جو مال اکٹھا ہو (ایک ہی مالک کا) وہ جدا جدا نہ کیا جائے۔ بعض روایات میں ”غنم“ اور ”ابل“ کے لفظ بھی آتے ہیں یعنی بکری یا اونٹ میں سے زکوٰۃ لیتے وقت ان کی پرانی حالت کو باقی رکھا جائے اصل میں جس حساب سے زکوٰۃ لی جاتی ہے اس کے پیش نظر بعض اوقات اگر جانور مختلف لوگوں کے ہیں اور الگ الگ رہتے ہیں تو بعض صورتوں میں زکوٰۃ ان پر زیادہ ہو سکتی ہے اور انہیں اکٹھا کرنے سے زکوٰۃ میں کمی ہو سکتی ہے۔ اس کے برخلاف یکجا ہونے میں زکوٰۃ میں اضافہ ہو جاتا ہے اور متفرق کرنے میں کمی ہو سکتی ہے۔ اس حدیث میں اس کی اور زیادتی کی بنا پر رد کیا گیا ہے۔

(۶۹۵۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن

۶۹۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

جعفر نے بیان کیا، ان سے ابو سہیل نافع نے، ان سے ان کے والد مالک بن ابی عامر نے، اور ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک دیہاتی (تمام بن ثعلبہ) رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے سر کے بال پریشان تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں۔ سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی پڑھو۔ اس نے کہا مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی رکھو۔ اس نے پوچھا مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کے مسائل بیان کئے۔ پھر اس دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ عزت بخشی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ میں کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہوا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اگر اس نے صحیح کہا ہے تو جنت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ایک سو بیس اونٹوں میں دو حصے تین تین برس کی دواؤں وغیرہ جو چوتھے برس میں لگی ہوں زکوٰۃ میں لازم آتی ہیں پس مگر کسی نے ان اونٹوں کو عمدہ آتلف کر ڈالا (مثلاً ذبح کر دیا) یا اور کوئی حیلہ کیا تو اس کے اوپر سے زکوٰۃ ساقط ہوگی۔

بُنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطْوُغَ شَيْئًا)) فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّيَامِ؟ فَقَالَ: ((شَهْرُ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطْوُغَ شَيْئًا)) قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطْوُغُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْلَحَ ابْنُ صَدَقٍ - أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ - إِنْ صَدَقَ)). وَقَالَ بَغِضُ النَّاسِ فِي عِشْرِينَ وَمِائَةً بَعِيرٍ حِقَّتَانِ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهَا أَوْ اخْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

[راجع: ۴۶]

تشیع | ابجدیث کہتے ہیں کہ جو کوئی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اس قسم کے حیلے کرے گا تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط نہ ہوگی۔ حنفیہ نے ایک اور عجیب حیلہ لکھا ہے یعنی اگر کسی عورت کو اس کا خاوند نہ چھوڑتا ہو اور وہ اس کے ہاتھ سے تنگ ہو تو خاوند کے بیٹے سے اگر زنا کرے تو خاوند پر حرام ہو جائے گی۔ امام شافعی کا مناظرہ اس مسئلہ میں امام محمد سے بہت مشہور ہے۔ ابجدیث کے نزدیک یہ حیلہ چل نہیں سکتا کیونکہ ان کے نزدیک مصاہرت کا رشتہ زنا سے قائم نہیں ہو سکتا۔

(۶۹۵۷) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، کہا ہم سے معمر نے بیان کیا، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ چنگبر اٹھ دھا بن کر آئے گا اس کا مالک اس

۶۹۵۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سے بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کر رہا ہو گا اور کہے گا کہ میں تمہارا خزانہ ہوں۔ فرمایا واللہ وہ مسلسل تلاش کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ پھیلا دے گا اور اڑدھا اسے لقمہ بنائے گا۔

شَجَاعًا أَفْرَعُ، يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ فَيَطْلُبُهُ، وَيَقُولُ: أَنَا كُنْتُكَ قَالَ: وَاللَّهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَسْطُرَ يَدَهُ فَيَلْقِمَهَا فَاهُ)).

[راجع: ۱۴۰۳]

(۶۹۵۸) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جانوروں کے مالک جنہوں نے ان کا شرعی حق ادا نہیں کیا ہو گا قیامت کے دن ان پر وہ جانور غالب کر دیئے جائیں گے اور وہ اپنی کھروں سے اسکے چرے کو نوچیں گے اور بعض لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ اگر ایک شخص کے پاس اونٹ ہیں اور اسے خطرہ ہے کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے گی اور اسلئے وہ کسی دن زکوٰۃ سے بچنے کیلئے حیلہ کے طور پر اسی جیسے اونٹ یا بکری یا گائے یا دراہم کے بدلے میں بیچ دے تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور پھر اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر وہ اپنے اونٹ کی زکوٰۃ سال پورے ہونے سے ایک دن یا ایک سال پہلے دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

۶۹۵۸- وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَا رَبُّ النِّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تَسَلَّطَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخَبُّطٌ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا)). وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِبَابِلٍ مِثْلَهَا، أَوْ بَغْنَمٍ أَوْ بَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمٍ فَوَارَا مِنَ الصَّدَقَةِ يَوْمَ أَحْيَايَا، فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ زَكَاةَ إِبِلِهِ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ يَوْمَ أَوْ بِسَنَةٍ جَارَتْ عَنْهُ. [راجع: ۱۴۰۲]

تشیع

اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا اس میں مذکور ہے اور یہ عام ہے اس کو بھی شامل ہے جو کوئی حیلہ نکال کر زکوٰۃ اپنے اوپر سے ساقط کر دے۔

حضرت امام بخاری کا مطلب بعض لوگوں کا ناقض ثابت کرنا ہے کہ آپ ہی تو زکوٰۃ کا دینا سال گزرنے سے پہلے درست جانتے ہیں اس سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ کا وجوب سال گزرنے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے گو وجوب ادا سال گزرنے پر ہوتا ہے جب سال سے پہلے ہی زکوٰۃ کا وجوب ہو گیا تو اب مال کا بدل ڈالنا اس کے لیے کیونکر زکوٰۃ کو ساقط کر دے گا۔ الہدیت کا یہ قول ہے کہ ان سب صورتوں میں اس کے ذمہ سے زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی اور ایسے حیلے بنانے کرنے کو الہدیت قطعاً حرام کہتے ہیں۔

ما ابل حد شیم وغارانه شناسیم صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

(۶۹۵۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عتبہ نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر تھی اور ان کی وفات نذر پوری کرنے سے پہلے ہی ہو گئی تھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو ان کی طرف سے پوری کر اس کے باوجود بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب اونٹ کی تعداد بیس ہو جائے تو اس میں چار بکریاں لازم ہیں۔ پس اگر سال پورا ہونے سے پہلے اونٹ

۶۹۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَفَّيَتْ قَبْلَ أَنْ نَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَقْضِيهِ عَنْهَا)). وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ، إِذَا بَلَغَتْ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَإِنْ

کو بہہ کر دے یا اسے بچ دے۔ زکوٰۃ سے بچنے یا حیلہ کے طور پر تاکہ زکوٰۃ اس پر ختم ہو جائے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔ یہی حال اس صورت میں ہے اگر اس نے ضائع کر دیا اور پھر مر گیا تو اس کے مال پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ، أَوْ بَاعَهَا فَوَارًا
وَإِخْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ،
وَكَذَلِكَ إِنْ أَتَلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي
مَالِهِ. [راجع: ۲۷۶۱]

اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب مرجانے سے سنت ساقط نہ ہوئی اور ولی کو اس کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو زکوٰۃ بطریق اولیٰ مرنے سے یا حیلہ کرنے سے ساقط نہ ہوگی اور یہی بات درست ہے۔ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ صاحب زکوٰۃ کے مرنے سے وارثوں پر لازم نہیں کہ اس کے ذمہ جو زکوٰۃ واجب تھی وہ اس کے کل میں سے ادا کریں۔ حنفیہ کا یہ مسئلہ صریح حضرت سعد کی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ حضرت سعد کی ماں مر گئی تھیں مگر جو ان کے ذمہ نذر رہ گئی تھیں آنحضرت ﷺ نے حضرت سعدؓ کو اس کے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ یہی حکم زکوٰۃ میں بھی ہونا چاہیے۔

باب

۴- باب

(۶۹۶۰) ہم سے مسدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا، اور ان سے عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”شغار“ سے منع فرمایا۔ میں نے نافع سے پوچھا۔ شغار کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کہ کوئی شخص بغیر مہر کسی کی لڑکی سے نکاح کرتا ہے یا اس سے بغیر مہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کرتا ہے پس اس کے سوا کوئی مہر مقرر نہ ہو اور بعض لوگوں نے کہا اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا تو نکاح کا عقد درست ہو گا اور شرط لغو ہوگی (اور ہر ایک کو مہر مثل عورت کا ادا کرنا ہو گا) اور ہاں بعض لوگوں نے متعہ میں کہا ہے کہ وہاں نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل ہے اور بعضے حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ متعہ اور شغار دونوں جائز ہوں گے۔ اور شرط باطل ہوگی۔

۶۹۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشَّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةُ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتُهُ بَغَيْرِ صَدَاقٍ، وَيَنْكِحُ أُخْتُ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهَا أُخْتُهُ بَغَيْرِ صَدَاقٍ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اِخْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشَّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ فِي الْمُتَعَةِ: النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمُتَعَةُ وَالشَّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ۵۱۱۲]

(۶۹۶۱) ہم سے مسدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے زہری نے بیان کیا، ان سے حسن اور عبد اللہ بن محمد بن علی نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے کہ حضرت علیؓ سے کہا گیا کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ عورتوں کے متعہ میں کوئی حین نہیں

۶۹۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتَعَةِ النِّسَاءِ

بُاسًا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنَّ اخْتَالَ حَتَّى تَمْتَنَعَ فَإِنَّكَ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ۴۲۱۶]

سمجھتے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیربر کی لڑائی کے موقع پر متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حیلہ سے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ نکاح جائز ہو جائے گا اور میعاد کی شرط باطل ہو جائے گی۔

تَشْرِيحُ

اس حدیث کو حضرت امام بخاری اس لیے لائے کہ متعہ کے باب میں جو ممانعت آئی ہے وہ اس لفظ سے ہے کہ نبی عن المتعہ اور شغار کی بھی ممانعت اسی لفظ سے ہے پھر ایک عقد کو صحیح کہنا اور دوسرے کو باطل کہنا جیسا کہ بعض الناس نے اختیار کیا ہے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ حافظ نے کہا کہ دونوں میں حنفیہ یہ فرق کرتے ہیں کہ شغار اپنی اصل سے مشروع ہے لیکن اپنی صفت سے فاسد ہے اور متعہ اپنی اصل ہی سے غیر مشروع ہے۔ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بیٹی اس کو بیاہ دے گا۔ بس یہی ہر دو کا مہر ہے اور کوئی مہر نہ ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کسی نے حیلہ سے نکاح شغار کر لیا تو نکاح کا عقد درست ہو جائے گا اور شرط لغو ہوگی ہر ایک کو مہر مثل عورت کا ادا کرنا ہو گا اور ان ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے متعہ میں یہ کہا ہے کہ وہی نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل ہے وہاں یوں نہیں کہا کہ نکاح صحیح ہے اور شرط باطل اور مہر مثل لازم ہو گا یہ ظاہر یہ ترجیح بلا مرجع ہے کیونکہ متعہ اور شغار دونوں کی ممانعت یکساں حدیث سے ثابت ہے بلکہ متعہ تو پہلے بعض حالات کی بنا پر حلال ہوا مگر شغار کبھی حلال نہیں ہوا اب متعہ قیامت تک کے لیے قطعاً حرام ہے۔ شغار یہ ہے کہ بلا مہر آپس میں عورتوں کا تبادلہ کرنا کسی کو بلا مہر بیٹی دینا اور اس کی بیٹی بھی بلا مہر لینا اور اس تبادلہ ہی کو مہر جانا کہ اگر وہ اس کی بیٹی کو چھوڑے گا تو وہ دوسرا بھی چھوڑ دے گا اس کو شبہہ کا نکاح کہتے ہیں یہ قطعاً حرام ہے۔

باب خرید و فروخت میں حیلہ اور فریب کرنا منع ہے اور کسی کو نہیں چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو روک رکھے تاکہ اس کی وجہ سے گھاس بھی رکی رہے۔

(۶۹۶۲) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچا ہوا بے ضرورت پانی اس لیے نہ روکا جائے کہ اس کی وجہ سے بچی ہوئی گھاس بھی بچی رہے (اس میں بھی حیلہ سلازی سے روکا گیا ہے)

باب نجش کی کراہیت (یعنی کسی چیز کا خریدنا منظور نہ ہو مگر دوسرے خریداروں کو بہکانے کے لیے اس کی قیمت بڑھانا (۶۹۶۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے

۵- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِخْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ، وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَالِ

۶۹۶۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُمنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَالِ)).

[راجع: ۲۳۵۳]

۶- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

۶۹۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے بیچ نجش سے منع فرمایا۔

مَالِك، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ. [راجع: ۲۱۴۲]

یعنی محض جھوٹ بول کر بھاؤ بڑھانا اور گاہکوں کو دھوکہ دینا جیسا کہ نیلام کرنے والے ایجنٹ بنا لیتے ہیں اور وہ لوگوں کو فریب دینے کے لیے بھاؤ بڑھاتے رہتے ہیں۔ یہ دھوکہ دی بہت بری ہے۔ کتنے غریب اس دھوکہ میں آکر لٹ جاتے ہیں۔ لہذا ایسی حیلہ سازی سے بہت ہی زیادہ بچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

باب خرید و فروخت میں دھوکہ دینے کی ممانعت۔

اور ایوب نے کہا، وہ کم بخت اللہ کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو (خرید و فروخت میں) دھوکہ دیتے ہیں اگر وہ صاف صاف کھول کر کہہ دیں کہ ہم اتنا نفع لیں گے تو یہ میرے نزدیک آسان ہے۔

۷- باب مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي

الْبُيُوعِ

وَقَالَ أَيُّوبُ: يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا، لَوْ اتَّوَا الْأَمْرَ عَيْنَانَا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيْنَا..

۶۹۶۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخَادِعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَافَةَ. [راجع: ۲۱۱۷]

ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کچھ خرید کرو تو کہہ دیا کرو کہ اس میں کوئی دھوکہ نہ ہونا چاہیے۔

اگر دھوکہ نکلا تو وہ مال سب کا سب واپس کرنے کا مجاز ہے۔

باب یتیم لڑکی سے جو مرغوبہ ہو اس کے ولی فریب دے کر یعنی مرثل سے کم مہر مقرر کر کے نکاح کرے تو یہ منع ہے۔

۸- باب مَا يُنْهَى مِنَ الْاِخْتِيَالِ

لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا

يُكْمَلُ صَدَاقُهَا

۶۹۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ غُرُورَةٌ يُخَادِثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ. [النساء: ۳] قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا. فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَحَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے کہ عروہ ان سے بیان کرتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں“ آپ نے کہا کہ اس آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی لڑکی کے مال اور اس کے حسن سے رغبت رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ عورتوں (کے مرغوبرہ کے متعلق) جو

شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ غُرُورَةٌ يُخَادِثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ. [النساء: ۳] قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا. فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَحَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى

سب سے معمولی طریقہ ہے اس کے مطابق اس سے نکاح کرے تو ایسے ویسوں کو ان لڑکیوں کے نکاح سے منع کیا گیا ہے۔ سوا اس صورت کے کہ ولی مرکو پورا کرنے میں انصاف سے کام لے۔ پھر لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔

[راجع: ۲۴۹۴]

آدمیوں کو اپنے زیر تربیت یتیم بچوں سے ظالمانہ طریق پر نکاح کر لینے سے منع کیا گیا۔ ایسے میں اگر وہ نکاح کرے گا تو اہل ظاہر کے نزدیک وہ نکاح صحیح نہ ہو گا اور جمہور کے نزدیک صحیح ہو جائے گا مگر اس کو مرشل دینا پڑے گا۔

تَشْرِیْحُ

باب باب جب کسی شخص نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی اب لونڈی کے مالک نے اس پر دعویٰ کیا تو چھیننے والے نے یہ کہا کہ وہ لونڈی مرگئی۔ حاکم نے اس سے قیمت دلادی اب اس کے بعد مالک کو وہ لونڈی زندہ مل گئی تو وہ اپنی لونڈی لے لے گا اور چھیننے والے نے جو قیمت دی تھی وہ اس کو واپس کر دے گا یہ نہ ہو گا کہ جو قیمت چھیننے والے نے دی وہ لونڈی کامول ہو جائے، وہ لونڈی چھیننے والے کی ملک ہو جائے۔

بعض لوگوں نے کہا کہ وہ لونڈی چھیننے والے کی ملک ہو جائے گی کیونکہ مالک اس لونڈی کا مول اس سے لے چکا ہے یہ فتویٰ دیا ہے گویا جس لونڈی کی آدمی کو خواہش ہو اس کے حاصل کر لینے کی ایک تدبیر ہے کہ وہ جس کی چاہے گا اس کی لونڈی جبراً چھین لے گا جب مالک دعویٰ کرے گا تو کہہ دے گا کہ وہ مرگئی اور قیمت مالک کے پلے میں ڈال دے گا اس کے بعد بے فکری سے پرانی لونڈی سے مزے اڑاتا رہے گا کیونکہ اسکے خیال باطل میں وہ لونڈی اس کے لیے حلال ہو گئی حالانکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں اور فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر دعا باز کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا (تاکہ سب کو اسکی دعا بازی کا حال معلوم ہو جائے)

(۶۹۶۶) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے، اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر

مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَتَهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ أَنْزَلِ اللَّهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ [النساء: ۱۲۷] فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۹- باب إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ

أَنَّهَا مَاتَتْ

فَقَضَى بِقِيَمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيُرَدُّ الْقِيَمَةُ وَلَا تَكُونُ الْقِيَمَةُ ثَمَنًا.

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيَمَةَ وَفِي هَذَا اخْتِلَالٌ لِمَنْ اشْتَهَى جَارِيَةً رَجُلٌ لَا يَبِيعُهَا فَفَضَّصَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رُبُّهَا قِيَمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةً غَيْرَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَلِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۹۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْرِفُ بِهِ)).
 رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر
 دھوکہ دینے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جس کے

[راجع: ۳۱۸۸]

جس سے لوگ پہچان لیں گے کہ یہ دنیا میں دغا بازی کیا کرتا تھا (خود آگے فرماتے ہیں کہ میں تم میں کا ایک بشر ہوں تم میں
 کوئی زبان دراز ہوتا ہے میں اگر اس کے بیان پر اس کے بھائی کا حق اس کو دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں جب
 آپ کے فیصلے سے دوسرے کا مال حلال نہ ہو تو کسی قاضی کا فیصلہ موجب حلت کیونکر ہو سکتا ہے۔

باب

۱۰- باب

(۶۹۶۷) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے
 ہشام نے، ان سے عروہ نے، ان سے زینب بنت ام سلمہ نے اور ان
 سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہارا ہی جیسا
 انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے
 کہ تم میں سے بعض اپنے فریق مخالف کے مقابلہ میں اپنا مقدمہ پیش
 کرنے میں زیادہ چالاکی سے بولنے والا ہو اور اس طرح میں اس کے
 مطابق فیصلہ کر دوں جو میں تم سے سنتا ہوں۔ پس جس شخص کے لیے
 بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ
 لے۔ کیونکہ اس طرح میں اسے جنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں۔

۶۹۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ
 سَفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ
 ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ
 وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ
 بَعْضٍ وَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ،
 فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا
 يَأْخُذْ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)).

[راجع: ۲۴۵۸]

وہ فقہاء اسلام غور کریں جو قاضی کا فیصلہ ظاہراً و باطناً نافذ سمجھتے ہیں اگرچہ وہ کتنا ہی غلط اور ظلم و جور سے بھرپور ہو جیسے کسی کی
 عورت زبردستی پکڑ کر اس کا کسی قاضی کے یہاں دعویٰ کر دے، اس پر اپنی صفائی میں دو جھوٹے گواہ پیش کر دے اور قاضی مان لے تو
 ایسے مقدمات کے قاضی کے غلط فیصلے صحیح نہ ہوں گے خواہ کتنے ہی قاضی اسے مان لیں اور غاصب کے حق میں فیصلہ دے دیں مگر
 جھوٹ جھوٹ رہے گا۔

باب نکاح پر جھوٹی گواہی گزر جائے تو کیا حکم ہے

۱۱- باب فِي النِّكَاحِ

کیا وہ عورت اس دعویٰ کرنے والے پر جو جانتا ہے کہ یہ دعویٰ جھوٹا ہے، حلال ہو جائے گی؟

(۶۹۶۸) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام نے
 بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے
 اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کسی
 کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی
 اجازت نہ لے لی جائے اور کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے

۶۹۶۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ،
 حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ
 الْبُكَرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَلَا الْيَتِيمُ حَتَّى

جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے۔ پوچھا گیا رسول اللہ اس کی (کنواری کی) اجازت کی کیا صورت ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے۔ اس کے باوجود بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس نے نکاح کیا۔ لیکن کسی شخص نے حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ کھڑے کر دیئے کہ اس نے لڑکی سے نکاح کیا ہے اس کی مرضی سے اور قاضی نے بھی اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا۔ حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے کہ گواہی جھوٹی تھی اس کے باوجود اس لڑکی سے صحبت کرنے میں اس کے لیے کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ نکاح صحیح ہو گا۔

(۶۹۶۹) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم نے کہ جعفر بن محمد کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس کا خطرہ ہوا کہ ان کا ولی (جن کی وہ زیر پرورش تھیں) ان کا نکاح کر دے گا۔ حالانکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے قبیلہ انصار کے دو شیوخ عبد الرحمن اور مجمع کو جو جاریہ کے بیٹے تھے کھلا بھیجا انہوں نے تسلی دی کہ کوئی خوف نہ کریں۔ کیونکہ خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی کے باوجود کر دیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس نکاح کو رد کر دیا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن کو اپنے والد سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خنساء رضی اللہ عنہا آخر حدیث تک بیان کیا۔

بچپن میں جن بچیوں کا نکاح کر دیا جائے اور جوان ہو کر وہ اس کو ناپسند کریں تو ان کا بھی نکاح رد کر دیا جائے گا۔

(۶۹۷۰) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے، اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بیوہ سے اس وقت تک شادی نہ کی جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری سے اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لے لی جائے۔ صحابہ نے پوچھا اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ یہ کہ وہ خاموش ہو جائے۔ پھر بھی

تُسْتَأْمَرُ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: ((إِذَا سَكَتَتْ)).

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ تُسْتَأْذِنْ الْبِكْرُ وَلَمْ تُزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْنِ زَوْرَ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا، فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَّاهَا. وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ.

[راجع: ۵۱۳۶]

۶۹۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوَّجَهَا وَلِيِّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعِ ابْنَيْ جَارِيَةٍ قَالَا: فَلَا تَخْشَيْنِ فَإِنَّ خَنَسَاءَ بِنْتَ خِدَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَلِكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنَسَاءَ.

[راجع: ۵۱۳۸]

۶۹۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ)) قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ: ((أَنْ تَسْكُتَ)). وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْنِ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حیلہ کیا (اور یہ جھوٹ گھڑا) کہ کسی بیوہ عورت سے اس نے اس کی اجازت سے نکاح کیا ہے اور قاضی نے بھی اس مرد سے اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا جبکہ اس مرد کو خوب خبر ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے اور اس کے لیے اس عورت کے ساتھ رہنا جائز ہو جائے گا۔

زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ تَبَّ بِأَمْرِهَا،
فَأَثَبَتِ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ
أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ، فَإِنَّهُ يَسْعُهُ هَذَا
النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمَقَامِ لَهُ مَعَهَا.
[راجع: ۵۱۳۶]

ایسے جھوٹ اور حیلہ پر اس کے جواز کا فیصلہ دینے والے قاضی صاحب عند اللہ سخت ترین سزا کے حق دار ہوں گے۔ اللہ ایسے حیلہ سے ہمیں بچائے۔ آمین۔

(۶۹۷۱) ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے ذکوان نے، اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی۔ میں نے پوچھا کہ کنواری لڑکی شرمائے گی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ کوئی شخص اگر کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی سے نکاح کا خواہش مند ہو۔ لیکن لڑکی راضی نہ ہو اس پر اس نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہوں کی گواہی اس کی دلائی کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی ہے پھر جب وہ لڑکی جوان ہوئی اور اس نکاح سے وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے اس جھوٹی شہادت کو قبول کر لیا حالانکہ وہ بھی جانتا ہے کہ یہ سارا ہی جھوٹ اور فریب ہے۔ تب بھی اس سے جماع کرنا جائز ہے۔

۶۹۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ)) قُلْتُ: إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي؟ قَالَ: ((إِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنَّ هَوِيَّ رَجُلٍ جَارِيَةٍ يَتِيمَةٍ أَوْ بَكْرًا، فَأَثَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا، فَأَذَرَكْتَ فَرَضِيَّتَ الْيَتِيمَةِ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلٌّ لَهُ الْوَطْءُ.
[راجع: ۵۱۳۷]

ان جملہ احادیث بالا سے حضرت امام بخاری نے ”بعض الناس“ کے ایک نہایت ہی کھلے ہوئے غلط فیصلے کی تردید فرمائی ہے جیسا کہ روایات کے ذیل میں تشریح ہے فقہاء کی ایسی ہی حیلہ بازیوں کی قلمی کھولنا یہاں کتاب الحیل کا مقصد ہے جیسا کہ بنظر انصاف مطالعہ کرنے والوں پر ظاہر ہو گا شیخ سعدی نے ایسے ہی فقہائے کرام کے بارے میں کہا ہے
قیہان طریق جدل ساختند لم لاسلم در انداختند

کتنے ہی علماء احناف حق پسند ایسے بھی ہیں جو ان حیلہ سازیوں کو تسلیم نہیں کرتے وہ یقیناً ان سے مستثنیٰ ہیں جزاہم اللہ احسن

الجزاء

باب عورت کا اپنے شوہر یا سوکنوں کے ساتھ

۱۲- باب مَا يُكْرَهُ مِنْ اخْتِيَالِ

حیلہ کرنے کی ممانعت

الْمَرْأَةُ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ

وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ.

اور جو اس باب میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر نازل کیا اس کا بیان

آیت کریمہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل الله لك تبغی مرضات ازواجک ----- مراد ہے یعنی اے نبی جو چیز آپ کے لیے حلال ہے آپ اسے اپنے اوپر کیوں حرام کیے آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی ڈھونڈتے ہیں۔ یہ آیت واقعہ ذیل ہی کے متعلق نازل ہوئی تفصیل حدیث باب میں آ رہی ہے۔

(۶۹۷۲) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حلوا اور شہد پسند کرتے تھے اور عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ازواج سے (ان میں سے کسی کے حجرہ میں جانے کے لیے) اجازت لیتے تھے اور ان کے پاس جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان کی قوم کی ایک خاتون نے شہد کی ایک کپی انہیں ہدیہ کی تھی اور انہوں نے آنحضرت کو اس کا شہرت پلایا تھا۔ میں نے اس پر کہا کہ اب میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک حیلہ کروں گی چنانچہ میں نے اس کا ذکر سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور کہا جب آنحضرت آپ کے یہاں آئیں تو آپ کے قریب بھی آئیں گے اس وقت تم آپ سے کہنا کہ یا رسول اللہ! شاید آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ اس پر آپ جواب دیں گے کہ نہیں۔ تم کہنا کہ پھر یہ بوکس چیز کی ہے؟ آنحضرت ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصہ سے بو آئے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اس کا جواب یہ دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شہرت پلایا تھا۔ اس پر کہنا کہ شہد کی مکھوں نے غرظ کا رس چوسا ہو گا اور میں بھی آنحضرت سے یہی بات کہوں گی اور صفیہ تم بھی آنحضرت سے یہ کہنا چنانچہ جب آنحضرت ﷺ سودہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تمہارے خوف سے قریب تھا کہ میں اس وقت

۶۹۷۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذْنُو مِنْهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا، أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي: أَهْدَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ، فَسَقَتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْنَأَنَّ لَهُ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ قُلْتُ: إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغْفِيرَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: لَا، فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْغُرْفُطُ، وَسَأَقُولُ: ذَلِكَ وَقَوْلِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ: تَقُولُ: سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتُ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكَ، فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ:

آنحضرت ﷺ سے یہ بات جلدی میں کہہ دیتی جبکہ آپ دروازے ہی پر تھے۔ آخر جب آنحضرت ﷺ قریب آئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بوکیسی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے میں نے کہا اس شہد کی مکھیوں نے غرطہ کا رس چوسا ہو گا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب آپ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ اس کے بعد جب پھر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شہد میں پھر آپ کو پلاؤں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان کیا ہے کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ سبحان اللہ یہ ہم نے کیا کیا گویا شہد آپ پر حرام کر دیا۔ میں نے کہا چپ رہو۔

[راجع: ۴۹۱۲]

کہیں آنحضرت سن نہ لیں یا ہماری یہ بات ظاہر نہ ہو جائے۔ مگر اللہ پاک نے قرآن مجید میں اس ساری بات چیت کا پردہ چاک کر دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ حیلہ سازی کرنا بہر حال جائز نہیں ہے کاش کتاب الحیل کے مصنفین اس حقیقت پر غور کر سکتے؟ ازواج النبی بلاشبہ امہات المؤمنین ہیں مگر عورت ذات تھیں جن میں کمزوریوں کا ہونا فطری بات ہے۔ غلطی کا ان کو احساس ہوا، یہی ان کی مغفرت کی دلیل ہے۔ اللہ ان سب پر ہماری طرف سے سلام اور اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آمین۔

باب طاعون سے بھاگنے کے لیے

حیلہ کرنا منع ہے

(۶۹۷۳) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ ابن عامر بن ربیعہ نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (سنہ ۱۸ھ ماہ ربیع الثانی میں) شام تشریف لے گئے۔ جب مقام سرغ پر پہنچے تو ان کو یہ خبر ملی کہ شام وبائی بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی سرزمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو اس میں داخل مت ہو، لیکن اگر کسی جگہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو وبا سے بھاگنے کے لیے تم وہاں سے نکلو بھی مت۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے واپس آ گئے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغْفِرٍ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: ((سَقْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ)) قُلْتُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعَرْفُطُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَدَخَلَ عَلَيَّ صَفِيَّةٌ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ حَفْصَةُ قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِي بِهِ)) قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ حَرَمَنَاهُ قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا اسْكُفِي.

۱۳- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِخْتِيَالِ

فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

۶۹۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَّغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرَّغَ.

[راجع: ۵۷۲۹]

وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

اور ابن شہاب سے روایت ہے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس ہو گئے تھے۔

یہ طاعون عمواس کا ذکر ہے باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

٦٩٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ: ((رَجَزٌ - أَوْ عَذَابٌ - غَذَبٌ بِهِ بَغْضُ الْأَمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ، فَتَذْهَبُ الْمَرَّةُ وَتَأْتِي الْأُخْرَى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ)).

(٦٩٧٤) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے شعیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عامر ابن سعد بن ابی وقاص نے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی واپس آ جاتا ہے۔ پس جو شخص کسی سرزمین پر اس کے پھیلنے کے متعلق سنے تو وہاں نہ جائے لیکن اگر کوئی کسی جگہ ہو اور وہاں یہ وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

[راجع: ٣٤٧٣]

تشریح اس کا اصل سبب کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ یونانی لوگ جدوار خطائی سے، ڈاکٹر لوگ درم پر برف کا ٹکڑا رکھ کر اور بدوی لوگ داغ دے کر اس کا علاج کرتے ہیں مگر موت سے شاذ و نادر ہی بچتے ہیں۔ اس لیے مقام طاعون سے بھاگنا گویا موت سے بھاگنا ہے جو اپنے وقت پر ضرور آکر رہے گی۔ مولانا وحید الزماں مرحوم فرماتے ہیں کہ گھریا حملہ بدل لینا بستی چھوڑ کر پہاڑ پر چلے جانا تاکہ صاف آب و ہوا مل سکے فرار میں داخل نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٤- باب فِي الْهَبَةِ وَالشُّعَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنَّ وَهَبَ هَبَةٌ أَلْفٌ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَّتْ عِنْدَهُ سِنِينَ، وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا، فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَبَةِ وَاسْقَطَ الزَّكَاةَ.

باب ہبہ پھیر لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کو ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کئے اور یہ درہم موہوب کے پاس برسوں رہ چکے پھر واپس نے حیلہ کر کے ان کو لے لیا۔ ہبہ میں رجوع کر لیا۔ ان میں سے کسی پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی اور ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا خلاف کیا جو ہبہ میں وارد ہے اور باوجود سال گزرنے کے اس میں زکوٰۃ ساقط ہے۔

٦٩٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ

(٦٩٧٥) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے بہہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو خود چاٹ جاتا ہے ہمارے لیے بری مثال مناسب نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْعَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ)).

[راجع: ۲۵۸۹]

تَشْرِیح اس حدیث سے یہ نکلا کہ موہوب لہ کا قبضہ ہو جانے کے بعد پھر بہہ میں رجوع کرنا حرام اور ناجائز ہے اور جب رجوع ناجائز ہوا تو موہوب لہ پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو گی۔ الہ حدیث کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب رجوع جائز ہوا گو مکروہ ان کے نزدیک بھی ہے تو نہ واہب پر زکوٰۃ ہو گی نہ موہوب لہ پر اور یہ حیلہ کر کے دونوں زکوٰۃ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

(۶۹۷۶) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم ہر اس چیز میں دیا تھا جو تقسیم نہ ہو سکتی ہو۔ پس جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو پھر شفعہ نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شفعہ کا حق پڑوسی کو بھی ہوتا ہے پھر خود ہی اپنی بات کو غلط قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا اور اسے خطرہ ہے کہ اس کا پڑوسی حق شفعہ کی بنا پر اس سے گھر لے لے گا تو اس نے اس کے سوجھے کر کے ایک حصہ اس میں سے پہلے خریدا اور باقی حصے بعد میں خریدے تو ایسی صورت میں پہلے حصے میں تو پڑوسی کو شفعہ کا حق ہو گا۔ گھر کے باقی حصوں میں اسے یہ حق نہیں ہو گا اور اس کے لیے جائز ہے کہ یہ حیلہ کرے۔

۶۹۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يَفْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرَفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأُتِطَّلَعُ وَقَالَ: إِنْ اشْتَرَى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرَى سَهْمًا مِنْ مَانَةِ سَهْمٍ، ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِي وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ يَخْتَالَ فِي ذَلِكَ. [راجع: ۲۲۱۳]

تَشْرِیح کیونکہ خریدار اس گھر کا شریک ہے اور شریک کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے اور ان لوگوں نے خریدار کے لیے اس قسم کا حیلہ جائز رکھا حالانکہ اس میں ایک مسلمان کا حق تلف کرنا ہے اور ان فقہاء پر تعجب ہے جو ایسے حیلے کرنا جائز رکھتے ہیں۔

(۶۹۷۷) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ان سے ابراہیم بن میسرہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن الشرید سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما آئے اور انہوں نے میرے مونڈھے پر اپنا ہاتھ

۶۹۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ: جَاءَ الْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ مِنْكَبِي، فَأَنْطَلَقْتُ

رکھا پھر میں ان کے ساتھ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو ابو رافع نے اس پر کہا کہ اس کا چار سو سے زیادہ میں نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسطوں میں دوں گا۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد مل رہے تھے اور میں نے انکار کر دیا۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی زیادہ مستحق ہے تو میں اسے تمہیں نہ بیچتا۔ علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے اس پر پوچھا کہ معمر نے اس طرح نہیں بیان کیا ہے۔ سفیان نے کہا لیکن مجھ سے تو ابراہیم بن میسرہ نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ شفع کو حق شفعہ نہ دے تو اسے حیلہ کرنے کی اجازت ہے اور حیلہ یہ ہے کہ جائداد کا مالک خریدار کو وہ جائداد بہہ کر دے پھر خریدار یعنی موہوب لہ اس بہہ کے معاوضہ میں مالک جائداد کو ہزار درہم مثلاً بہہ کر دے اس صورت میں شفع کو شفعہ کا حق نہ رہے گا۔

کیونکہ شفعہ بیع میں ہوتا ہے نہ کہ بہہ میں۔ ہم کہتے ہیں کہ بہہ بالعوض بھی بیع کے حکم میں ہے تو شفعہ کا حق شفعہ قائم رہنا چاہیے اور ایسا حیلہ کرنا بالکل ناجائز ہے۔ اس میں مالک کی حق تلفی کا ارادہ کرنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ایسے بہہ سے جس میں کسی کا نقصان نظر آرہا ہے بچیں اور ایسے ناجائز حیلوں سے دور رہیں اور اس حدیث پر عمل کریں جو بالکل واضح اور صاف ہے۔

۶۹۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةٍ مِثْقَالٍ فَقَالَ: لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِصَفْقِهِ)) لَمَا أَغْطَيْتُكَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِأَنِيهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ.

(۶۹۷۸) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن میسرہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن شریذ نے، ان سے ابو رافع نے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک گھر کی چار سو مِثْقَال قیمت لگائی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہے تو میں اسے تمہیں نہ دیتا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی گھر کا حصہ خریدا اور چاہا کہ اس کا حق شفعہ باطل کر دے تو اسے اس گھر کو اپنے چھوٹے بیٹے کو بہہ کر دینا چاہیے۔ اب نابالغ پر قسم بھی نہیں ہوگی۔

اور اس حیلہ سے آسانی سے حق شفیع ختم ہو جائے گا کیونکہ نابالغ پر قسم بھی نہ آئے گی۔

باب عامل کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا

(۶۹۷۹) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد عروہ نے اور ان سے ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات کی وصولی کے لیے عامل بنایا ان کا نام ابن التبیہ تھا پھر جب یہ عامل واپس آیا اور آنحضرت ﷺ نے ان کا حساب لیا، اس نے سرکاری مال علیحدہ کیا اور کچھ مال کی نسبت کہنے لگا کہ یہ (مجھے) تحفہ میں ملا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا پھر کیوں نہ تم اپنے مال باپ کے گھر بیٹھے رہے اگر تم سچے ہو تو وہیں یہ تحفہ تمہارے پاس آجاتا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اب بعد! میں تم میں سے کسی ایک کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے پھر وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا۔ اسے اپنے مال باپ کے گھر بیٹھا رہنا چاہیے تھا تاکہ اس کا تحفہ وہیں پہنچ جاتا۔ اللہ کی قسم تم میں سے جو بھی حق کے سوا کوئی چیز لے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہو گا۔ میں تم میں ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اونٹ اٹھائے ہو گا جو بلبلارہا ہو گایا گائے اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا بکری اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی دکھائی دینے لگی اور فرمایا اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔ یہ فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔

عالمین کے لیے جو اسلامی حکومت کی طرف سے سرکاری اموال کی تحصیل کے لیے مقرر ہوتے ہیں کوئی حیلہ ایسا نہیں کہ وہ لوگوں سے تحفہ تحائف بھی وصول کر سکیں وہ جو کچھ بھی لیں گے وہ سب حکومت اسلامی کے بیت المال ہی کا حق ہو گا۔

سفرائے مدارس کو بھی جو مشاہرہ پر کام کرتے ہیں یہ حدیث ذہن نشین رکھنی چاہیے۔ وباللہ التوفیق۔

۶۹۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، (۶۹۸۰) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان

۱۵- باب احتیال الْعَامِلِ لِیَهْدِي لَهُ
۶۹۷۹- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ التَّبِيَةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَهَلَا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيكَ هَدِيَّتُكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا)) ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَا يَنِي اللَّهُ، فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتَ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا عَرَفْنَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ، أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ))، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُؤِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟)) بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

[راجع: ۹۲۵]

تَشْرِیح

کیا، ان سے ابراہیم بن میسرہ نے، ان سے عمرو بن شرید نے اور ان سے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پڑوسی اپنے پڑوسی کا زیادہ حق دار ہے۔

اور بعض لوگوں نے کہا اگر کسی شخص نے ایک گھر بیس ہزار درہم کو خریدا (تو شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لیے) یہ حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ مالک مکان کو نو ہزار نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اب بیس ہزار کے تکملہ میں جو باقی رہے یعنی دس ہزار اور ایک درہم، اس کے بدل مالک مکان کو ایک دینار (اشرنی) دے دے۔ اس صورت میں اگر شفعہ اس مکان کو لینا چاہے گا تو اس کو بیس ہزار درہم پر لینا ہو گا ورنہ وہ اس گھر کو نہیں لے سکتا۔ ایسی صورت میں اگر بیع کے بعد یہ گھر (بائع کے سوا) اور کسی کا نکلا تو خریدار بائع سے وہی قیمت پھیر لے گا جو اس نے دی ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار (بیس ہزار درہم نہیں پھیر سکتا) کیونکہ جب وہ گھر کسی اور کا نکلا تو اب وہ بیع صرف جو بائع اور مشتری کے بیچ میں ہو گئی تھی باطل ہو گئی (تو اصل دینار پھر تالازم ہو گا نہ کہ اس کے ثمن (یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اگر اس گھر میں کوئی عیب نکلا لیکن وہ بائع کے سوا کسی اور کی ملک نہیں نکلا تو خریدار اس گھر کو بائع کو واپس اور بیس ہزار درہم اس سے لے سکتا ہے۔ حضرت امام بخاری نے کہا تو ان لوگوں نے مسلمانوں کے آپس میں مکرو فریب کو جائز رکھا اور آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا ہے مسلمان کی بیع میں جو مسلمان کے ساتھ ہو نہ عیب ہونا چاہیے یعنی (بیاری) نہ خباثت نہ کوئی آفت۔

تشریح یہ حدیث کتاب البیوع میں عدا بن خالد کی روایت سے گزر چکی ہے۔ امام بخاری نے اس مسئلہ میں ان بعض لوگوں پر دو اعتراض کئے ہیں ایک تو مسلمانوں کے آپس میں فریب اور دغا بازی کو جائز رکھنا دوسرے ترجیح بلا مرجح کہ استحقاق کی صورت میں تو مشتری صرف نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار پھیر سکتا ہے اور عیب کی صورت میں پورے بیس ہزار پھیر سکتا ہے۔ حالانکہ بیس ہزار اس نے دیئے ہی نہیں۔ صحیح مذہب اس مسئلہ میں اہلحدیث کا ہے کہ مشتری عیب یا استحقاق ہر دو صورتوں میں بائع سے وہی ثمن پھیر لے گا جو اس نے بائع کو دیا ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک درہم اور شفعہ بھی اس قدر رقم دے کر اس جائداد کو مشتری سے لے سکتا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْجَارُ أَحَقُّ بِصَفْقِهِ)). [راجع: ۲۲۵۸]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَيَنْقُذَهُ تِسْعَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةَ دِرْهَمٍ، وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ وَنَقْذَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ أَلْفَ، فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ، فَإِنْ اسْتَحَقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ، وَهُوَ تِسْعَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةَ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارًا لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتَحَقَّ انْتَقَصَ الصَّرْفُ فِي الدَّيْنَارِ، فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ: فَاجَازَ هَذَا الْخِذَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا خَبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ)).